١١١٢ ~~١٤٩٥~~
ع ١١١٣ ~~٣٣٩٣~~

مکالمہ مسلمان و آریہ
حدوث وید

آنچه [illegible] در [illegible] بطبع رسید

قیمت دو جلد [illegible] ۱۳۳۲

در [illegible] نوبت [illegible] بعد [illegible] محمد [illegible]

[illegible] در مطبعه رسید

محمد علی [illegible]

[illegible] ۱۳۳۲

۱۱۱۳
۷۰۳
نالمی
کتب خانہ وقف منصدیہ میرٹھ

بلا اجازت مصنف کوئی نہ چھاپے

(۷۸۶)

سلسلہ تنقید

رسالہ نمبر ۱

مکالمۂ مسلمان و آریہ

اِس سلسلہ مین نیوگ۔ ویدک الہام۔ تناسخ۔ قدامت روح۔ قدم مادہ۔ گوشت خوری وغیرہ کئی ضروری مسایل پر جدا جدا ٹریکٹ لکھے گئے ہین جو انشاء اللہ العزیز یکے بعد دیگرے نمبر وار شایع ہونگے

از

منشی سید الطاف حسین صاحب کاظم فرید آبادی سابق اتالیق ولیعہد بہادر ریاست لوہارو
مصنف رسالہ جات مذکورہ والفطرۃ۔ گنج شایگان۔ شبچراغ۔ زبانی حساب وغیرہ کتب عدیدہ

جسے

خاکسار احمد حسین فرید آبادی مینجر رفیق بک ایجنسی (ہال بازار) امرتسر
نے باجازت مصنفِ موصوف چھپواکر شایع کیا

جنوری سنہ ۱۹۰۶ع

خادم پنجاب پریس امرتسر مین مینجر صاحب مطبع کے
اہتمام سے چھپا

طبع اول

قیمت فی نسخہ ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رفیق بک ایجنسی امرتسر

ایجنسی ہذا سے انشاء اللہ ہر قسم کی کتابین بکفایت مل سکینگی۔ جو کتب اپنے ہان موجود نہین ہوتین وہ حتی الامکان جلد تر دوسری جگہ سے بہم پہنچا دی جاتی ہین قیمت یا تو پیشگی آنی چاہئیے یا وی۔پی بھیجنے کی اجازت ہو۔ محصول ڈاک وغیرہ بہرحال خریدارون کے ذمہ ہوگا۔ اگر کوئی کتاب غلطی سے خلاف فرمایش چلی جائیگی تو تبدیل ہوسکیگی۔ صاحب فرمایش اپنا نام پتہ وغیرہ صاف صاف لکھین۔ یکمشت بہت سی کتابون کے خریدارون اور تاجران کتب کو معقول کمیشن دیا جائیگا جو خط وکتابت سے طے ہوسکتا ہے۔ مفصل فہرست کتب مع رسالہ زبانی حساب یا یادگار محمدی یا داغ اکبر ایک ٹکٹ برائے محصول وغیرہ موصول ہونے پر مفت روانہ ہوگی۔ مختصر فہرست درج ذیل ہے:۔

نور الدین بجواب ترک اسلام۔ رد آریہ مین کوئی دوسو صفحے کی بینظیر کتاب ہے قیمت بغرض تفہیم عام ۱۰ر

اسلام کی دنیوی برکتین۔ از مولوی چراغ علی صاحب مرحوم۔ قیمت اصلی ۶ر رعایتی ... ۳ر

جنگ مقدس۔ مابین نصاری و اہل اسلام ۸ر

سراج الدین عیسائی کے سوالات کا جواب ۴ر

رسالہ جواز و عدم جواز تصویر ... ۳ر

روض الربی دربیان جواز و عدم جواز سود ۸ر رعایتی ۴ر

رسالہ فدک ۲ر

العمر۔ ناظم سنن خیر البشر ... ۲ر

قول المتین بجواب امہات المومنین .. ۱۲ر

قرآن کریم کے لفظاً و معناً معجزہ ہونیکا ثبوت ۸ر

اعجاز التنزیل (صرف ایک جلد باقی ہے) ۸ر

ثبوت نبوت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے زبردست دلائل ۸ر

تحقیق انجیل قدیمہ ہر دو حصہ ... ۱۲ر

البرہان علی اعجاز القرآن ۵ر

حقیقت ملائکہ وجنات ... ۲ر

حیات مسیح۔ اور دنیا مین سب سے پہلی (تبت کی) انجیل ۳ر

مکالمہ مسلمان و آریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آریہ۔ کہئے مشفق یہ کیا کتاب ہے؟۔

مسلمان۔ لیجئے! ملاحظہ کیجئے۔

آریہ۔ آہا! آریہ مسافر میگزین!! آپ مسلمان ہو کر ان کتابوں سے بھی دلچسپی رکھتے ہیں؟۔

مسلمان۔ اسمیں تعجب کی کیا بات ہے؟

آریہ۔ ہر شخص بالطبع اپنی مذمت سے نفرت کرتا ہے اور ان کتابوں میں عموماً ایسی ہی باتیں ہوتی ہیں۔

مسلمان۔ میری دلچسپی اس سے زیادہ قابل تعجب نہیں ہو سکتی کہ آپ سا تعلیم یافتہ منصف مزاج اس عیب کو محسوس کرتے ہوئے بھی ان کتابوں کی زور شور سے وکالت کرے۔

آریہ۔ میں تو کسی عیب کی وکالت نہیں کرتا!

مسلمان۔ بزرگان مذہب والوں کی مذمت عیب نہیں؟

آریہ۔ ایک حد تک عیب تو ضرور ہے!

مسلمان۔ کیا آپ اس رسالہ کے لفظ لفظ کی تائید اپنا فرض نہیں جانتے؟۔

آریہ۔ ضرور!!

مسلمان۔ بس تو آپ ایک عیب کی تائید کرتے ہیں۔

آریہ۔ اسلامی پرچے بھی تو ایسا کرتے ہیں؟

مسلمان۔ وہ بھی عیب ہے! کسی نظیر پر کوئی برائی بھلائی نہیں ہو سکتی!

آریہ۔ کیا آپ ان رسالوں کو نہیں دیکھا کرتے؟۔

مسلمان۔ نہ دیکھتا تو یہ عیب ان میں مجھے کیونکر معلوم ہوتا مگر بہت کم دیکھتا ہوں!

آریہ۔ پھر میگزین کو اس شوق سے کیوں دیکھتے ہیں؟

مسلمان۔ اپنوں کے منہ سے اوروں کی برائیاں سننے کی نسبت یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ دوسروں سے اپنی برائیاں سنی جائیں۔

آریہ۔ اسکے کیا معنے؟

مسلمان۔ ایسے پرچے فریقین کے قومی اخلاق کے نمونے سمجھے جا سکتے ہیں۔ اور کوئی بااخلاق آدمی آریہ ہو یا محمدی ان خرافات کو اس نظر سے دیکھ کر شرمندہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا!

آریہ۔ یہ وجہ اسلامی پرچوں کے نہ دیکھنے کی تو معقول ہے! مگر میگزین سے دلچسپی کی نہیں ہو سکتی۔

م۔ بیشک!۔ آپنے میرے جواب کی کمی کو پالیا۔ بات یہ ہے کہ آریہ مسافر میگزین کے مطالعہ میں مجھے شرمندگی کا کوئی محل نہیں ہے بلکہ فائدہ یہ ہے کہ اسلام کی قوت و صداقت کا اندازہ خوب ہوتا ہے۔

آ۔ (مسکرا کر) آریہ مسافر میگزین کو دیکھنے سے قوت اسلام کا اندازہ آپنے کیا کیا؟۔

م۔ میرے نزدیک آپ لوگوں کے تمام تردیدی دلایل تنکوں کا کھیل ہیں۔ اور اسلام فولادی قلعہ!!

آ۔ (ہنسکر) اس فیصلہ میں آپ کی ابتدائی تربیت کا اثر غالب ہے۔

م۔ یہ کیا بات ہوئی۔ آپ کی نسبت بھی یہی کہہ سکتے ہیں۔

آ۔ انصاف و آزادی سے غور کرنا چاہیئے!

م۔ کرنا چاہیئے اور کرتے ہیں۔ نہ سب مسلمان دیدہ و دانستہ حق سے گریز کرتے ہیں۔ نہ سب ہندو!!۔

آ۔ پھر یہ اختلافات کا گورکھ دہندا کیوں نہیں سلجھتا؟۔

م۔ انصاف و آزادی ایک لفظ ہے اور اسکا محل ہر شخص کے خیالات کے موافق جدا جدا ہے

آ۔ کوئی مثال تو دیجیئے!!۔

م۔ دیکھیئے!۔ اسی وقت کی گفتگو میں آریہ میگزین کے طرز کلام کو میں نے معیوب کہا تھا آپ اسکی تردید کچھہ نہ کر سکے۔ تاہم آپ کے انصاف نے اسکو قابل کراہت نہ سمجھا!

آ۔ نہیں میں نے سمجھہ لیا کہ آریوں کے لئے میگزین کی پالیسی موجب شرم ہے۔ مگر اسکا انتظام کیا ہو سکتا ہے؟ ۔ تیھا لوگیہ برتاؤ کرنا ہی پڑتا ہے!

م۔ اس تیھا لوگیہ نے ہی تو تباہ کر رکھا ہے۔ یہ تو اس جرم کی ایک وجہ ہے نہ کہ صفائی!! تیھا لوگیہ کی جگہہ فریقین کو اسپر عمل کرنا چاہیئے کہ اگر دانا بودے کار ش بنادان نرسیدے!

آ۔ یہ تو صحیح ہے کہ ایسا کرنا چاہیئے مگر نہ کریں تو کیا علاج؟

م۔ علاج کیوں نہیں ہے۔ پبلک میں یہہ خیال عام کیا جاوے کہ مذمت و مخالفت دو جدا باتیں ہیں۔ مذمت ہر حال میں سخت عیب ہے اور مخالفت نہایت مفید بلکہ اخلاقی فرض!

آ۔ پبلک تو اب بھی اس بات کو جانتی ہے!

م۔ جانتی ہے مگر اس طرح جیسے جھوٹا جانتا ہے کہ سچ عمدہ چیز ہے! یہ احساس نہیں کہ مذمت کرنا خود کرنے والے کے لئے شرمناک حرکت ہے خواہ کوئی شخص ہو۔ اور کتنے ہی اس سے متفق کیوں نہ ہوں۔

آ۔ کتنے ہی اُس سے متفق ہوں؟

م۔ ہاں خواہ لاکھ آدمی متفق ہوں۔

آ۔ کیا وہ سب اندھے باولے ہونگے؟۔

م۔ جو فعل فی نفسہ بُرا ہے۔ فاعل کی عظمت اور معاونوں کی اعانت سے اچھا نہیں ہو سکتا۔

آ۔ یہ تو درست ہے۔ مگر ایسی حالت میں فی نفسہ بُرا ہونا کیونکر ثابت ہوگا؟۔

م۔ ایسی حالت سے شاید آپ کی مراد یہ ہوگی کہ آریہ مت کی پالیسی سے اکثر تعلیم یافتہ نیو فیشن ڈاکٹر و بیرسٹر متفق ہیں۔

آ۔ جی ہاں!!

م۔ یہ تو کوئی دلیل نہیں ہے۔ کالکا اور مسانی کے پوجنے والے ہزاروں گریجویٹ ہیں بڑے بڑے قابل اعتبار عہدوں پر ممتاز ہیں۔ وہ اندھے باولے نہیں ہیں۔ آریوں سے تعداد میں بھی زیادہ ہیں علمی لیاقت میں بھی کم نہیں۔ پھر انکا یہ فعل کیوں آپکے نزدیک قابل الزام ہو۔

آ۔ (ندامت کے لہجہ میں) ہاں بیشک فی نفسہ بُرا ہونے کی وجہ سے!۔

م۔ بس تو جب یہ ثابت ہوگیا کہ عمداً دل آزاری فی نفسہ اخلاقی عیب ہے تو وہ کیسے ہی عالم فاضل کیطرف سے ہو ضرور قابل نفرت شئے ہے۔ اور بالکل ایسی مثال ہے جیسے کوئی شخص ایک معزز جلسہ میں حاضرین کو خطاب کرکے کہے کہ تم بڑے پاجی اور حرامزادے ہو جو لوگوں کی دلشکنی کیا کرتے ہو۔ کسی کی توہین کرنا بڑی رذالت کی بات ہے!

آ۔ ہاں بیشک اخلاق کی تلقین بداخلاقی کے ساتھ ضرور معیوب ہے۔ مگر یہ عمداً کی شرط آپنے کیسی لگائی؟۔

م۔ عمداً سے میری مراد ہے ایسی نیت یا بے احتیاطی سے گفتگو کرنا کہ مخاطب کی دلشکنی ہو۔

آ۔ کوئی بات؟ سچ ہو یا جھوٹ؟۔

م۔ بیشک سچی بات ہو یا جھوٹی۔ بُری طرح کہنا ضرور بُرا ہے!

آ۔ یہ اصول تو اعلان حق کو روکتا ہے!

م۔ ہرگز نہیں سمجھ کا پھیر ہے۔ اعلان حق دلشکن طریق سے بھی ہو سکتا ہے اور نرمی و تہذیب سے بھی! پہلی صورت مکروہ و مذموم ہے!

آ۔ سچی بات سے بھی کسی کی دلشکنی ہو تو؟

م۔ اوّل تو ایسا ہوتا نہیں۔ آپ کو حق ہے۔ کہ مادہ اور روح کو مثل خدائے قدیم کے انادی فرمائیں۔ میری اس میں کچھ دلشکنی نہیں ہے۔ اور بفرض محال ہو بھی تو جب آپ کی تقریر دل آزار الفاظ سے پاک ہے تو آپ پر کوئی الزام نہیں آسکتا۔

آ۔ جو کچھ آپ نے فرمایا میں اس سے لفظ بلفظ متفق ہوں مگر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اسلامی پرچے تو اسی طرح سخت کلامی و زبان درازی کرتے رہیں اور ہم لوگ اگر دانا بودے کا رش بنا دان نہ رسید سے پر عمل کر کے خاموش ہو جایا کریں یہ تو دبنا ہوا۔

م۔ آپ دبنا سمجھیں۔ مگر ایک شریف طبیعت اخلاقی نظر سے دیکھنے والا اسکو اپنی جیت جانتا ہے؛

آ۔ عام لوگ تو جیت نہیں سمجھ سکتے بلکہ اسکا نام ہار ہی رکھیں گے۔

م۔ عام لوگ تو آریہ پن کو بھی بیدینی کہتے ہیں؛ کیا اسلئے آپ کو اس سے دست بردار ہو جانا چاہیے۔؟

آ۔ نہیں چونکہ حقیقتہً یہ دھرم سچا اور پکا ہے اسلئے عام رائے کی پرواہ عبث ہے؛

م۔ بس یہی اصول یہاں بھی کام میں لائیے؛ عوام کچھ سمجھیں۔ جب اخلاق کے رو سے آپ کی ہار نہیں تو یہی شعار درست ہے؛

آ۔ آپ ہماری لوگوں کو کیوں نہیں سمجھاتے؟

م۔ سمجھاتا ہوں۔

آ۔ وہ کیوں نہیں مانتے۔

م۔ جس لئے آپ نہیں مانتے۔ ان کے قدردان بھی یہی کہتے ہیں کہ جو دوسرے

کا اچھا خاکہ اڑا سکتا ہے؛ جو پھبتیاں عمدہ کہہ سکتا ہے؛ جو ایسا بول سکتا ہے کہ اکیلا چار کو چپ کر دے۔ اسی کا مذہب حق ہے۔ جس کے کلام میں ترشی و تلخی زیادہ ہے وہی شخص جوشیلا و دیندار ہے؛

آ۔ اسکے تو یہہ معنے ہیں کہ آریہ لوگ بھی سخت کلامی و بدمزاجی کو دھرم جانتے ہیں۔

م۔ اس میں ذرا شبہ نہیں؛

آ۔ کیونکر؟

م۔ ایک سماجک آریہ ہو گا اسکا یہہ سوال تجاہل عارفانہ ہے کیونکہ مسلمانوں کی طرف سے جب یہہ اعتراض کیا گیا ہے کہ سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش میں غیر ضروری سخت کلامی سے کام لیا ہے؛ تو آریہ فاضل ہمیشہ یہی جواب دیتے ہیں کہ ایسے دھرماتما سے اس سے زیادہ نرم و شائستہ لفظوں میں ان خیالات کا ادا ہونا ممکن نہ تھا؛ آپ ذرا انصاف سے غور کریں کیا اس فقرہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ سخت کلامی و تندخوئی دھرم کی شان تھی؛ یا یہ کہ اگر وہ شائستگی سے اپنے خیالات ظاہر کرتے تو اس وجہ سے دھرماتما نہ سمجھے جاتے؛ دوسرے یہہ بھی کہ اگر سوامی جی سے زیادہ دھرماتما کوئی ہو سکتا ہے تو وہ اس سے بھی زیادہ لتاڑنے اور پھٹکارنے کا مجاز ہے۔

آ - آخر اس سبھتا بھشی کا قرار واقعی انسداد کیا ہو سکتا ہے؟ -

م - میرے آپکے کرنے سے تو کیا ہو سکتا ہے ہاں طرفین کے کمانڈنگ آفیسر ہی سبھتا بھشی مہر و مروت سے کریں - تو یہ رسالے فوج کے رسالے نہ بنیں - اور یہ میگزین رجمنٹ کے میگزین !! -

آ - مہر و مروت کی سبھتا بھشی کیا ہوتی ہے؟

م - میری مراد یہ ہے کہ جیسے اب حق کی معیار یہ تجویز کر رکھی ہے کہ جو دوسرے سے زیادہ لتھو لیتا ہے وہ بڑا دھرماتما ہے - اسکی جگہہ یہ قرار دیا جائے کہ جو جاہلوں کے جور و جفا اور کلام ناسزا پہ زیادہ حلم و متانت ظاہر کر سکتا ہے - وہ بے شبہ حق پر ہے -

آ - یہ تمام گفتگو اب تک آپنے آریون کے طرز بیان سے متعلق کی ہے - اور بالکل بجا ہے - مگر اس سے یہ نتیجہ نہین نکل سکتا کہ اُن کے دلائل ضعیف اور دعوے باطل ہین -

م - مین نے یہ کب عرض کیا ہے - کہ ان باتون کا نتیجہ یہ ہے -

آ - آپنے ابتدائی تقریر مین فرمایا تھا کہ آریون کی دلیلین تنکون کا کھیل ہین - اس دعوے کی کیا دلیل ہے؟ -

م - ہر دعوے کی دلیل اور ہر تصفیہ کی معیار قانون قدرت ہے - اور جہانتک مجھے علم ہے ہمارے لائق آریہ دوست اس معیار کو زبان سے تسلیم تو کرتے ہین - مگر اسکے موافق فیصلے نہین کرتے -

آ - یہ تو آپنے بڑی بات کہی - اسکی تشریح کیجیے -

م - آریہ مت کے بانی یا کم از کم اس سناتن دہرم کے دوبارہ زندہ کرنے والے سوامی دیانند سرستی جی مہاراج تہے - انکا علم و اخلاق اس کسوٹی پر بالکل کھرا نہین اُترتا -

آ - یہ بھی آپ کی ایک رائے ہے بے دلیل -

م - بے دلیل نہین بلکہ یہ ایک نیکٹ ہے جس سے کوئی آریہ بھی انکار نہین کر سکتا -

آ - کس طرح؟ -

م - عورت و مرد کے آلات تناسل قدرت نے بقار نسل کے لئے بنائے ہین - مگر سوامی جی اس قانون سے صریحًا سرتابی کی اور عمر بھر برھمچاری رہے! بالکل یہ ایسی بات ہے جیسے بعض جوگی اپنا ہاتھ کھڑا رکھکر خشک کر دیتے ہین - اور ہاتھ کو قدرت نے جس کام کے لئے بنایا ہے - اس سے وہ کام نہین لیتے -

آ - سوامی جی کی ایک ذاتی لغزش سے آریہ مت کے اصول خلاف فطرت کیونکر ہو سکتے ہین -

م - کسی ریفارمر کے ذاتی علم و اخلاق کا اثر

اسکے اصولون پر ضرور ہوگا۔ چنانچہ سوامی جی
نے وید بھاش بھومکا مین لکھا ہے "اگر رشی
کہدے کہ مچان بولتے ہین تو یہ سمجھو کہ مچان
پر بیٹھا ہوا کوئی آدمی بولتا ہے۔ رشی جھوٹا نہین ہے"۔
آ۔ یہہ خلاف فطرت کیونکر ہوا؟ بلکہ سوامی جی کا
اصول عین مطابق فطرت ہے اسلئے کہ مچان کا بولنا
قانون قدرت کے خلاف ہے اور وہ ایسا تسلیم کرنیسے
منع کرتے ہین؛
م۔ مگر رشی نے تو خلاف فطرت بات کہی جو
کسی طرح سچی نہین ہوسکتی۔
آ۔ نہین رشی کی زبان سے خلاف فطرت بات
ہرگز نہین نکل سکتی۔
م۔ تو یہ بات ہوئی کہ رشی کی عظمت کے باعث
اسکی بات کو فطرت کی معیار سے نہ جانچو۔
آ۔ رشی ہوگا وہی جو سراپا تعمیل فطرت ہو پھر
اسکے ہر قول کو جانچنے کی کیا ضرورت ہے؟ -
م۔ یہ تو محض خوش اعتقادی ہے! اس سے
یہ دعوے درست نہ رہیگا کہ آریہ مت دلائل
فطرت سے ثابت ہے۔
آ۔ مین نہین سمجھتا جو نتیجہ آپ نکالتے ہین وہ
کیونکر صحیح ہوسکتا ہے؟ جبکہ ہمیشہ دنیا سے
اہل دنیا اور شہر سے اہل شہر آپ مراد لیتے ہین۔
اسی طرح یہ بھی انکار سمجھہ لیجئے۔ مچان کے
بولنے سے مچان والے کا بولنا یقین کرلینا
چاہیئے۔"
م۔ تعجب ہے آپ تعلیم یافتہ آدمی اسکو انکار
(استعارہ) سمجھے؛ دنیا و شہر وغیرہ چند مخصوص
الفاظ ہین جو زبان اردو مین اس طرح بولے
جاتے ہین یہ استعارہ نہین ہے۔ اور نہ اسکی
نظیر پر مکان سے اہل مکان مراد لےسکتے ہین؛
آ۔ پھر استعارہ کیا ہوا۔؟
م۔ استعارہ یہ ہے کہ آج ایسی سخت بارش
ہوئی کہ بہت سے مکانات گرگئے۔ جو باقی تھے
وہ کہتے تھے ہم اب گرے۔ یہان مکانات کی
زبان حال سے انکی واقعی کیفیت ظاہر کیگئی
ہے۔ کہ ہم اب گرے۔ اسپر خلاف فطرت ہونیکا
الزام نہین آسکتا؛
آ۔ پھر سوامی جی کے فقرہ پر کیون اعتراض ہے؟
م۔ اس لئے کہ دراصل وہ استعارہ ہی نہین
ہے نہ سنسکرت کے علم ادب مین کسی شاعر کے
کلام سے مچان کا نطق اس طرح ثابت ہوگا۔
آپ ذرا غور فرمائین۔
آ۔ کیا استعارہ کے لئے علم ادب کی سند ضروری
ہے؛
م۔ بیشک اسکے لئے چند شرطین ہوتی ہین
ورنہ پھر خلاف فطرت ہین اور استعارہ مین

فرق ہی کیا ہوگا؟-

اَ- مکانات کہتے ہین ہم اب گرے، رشی کہتا ہے مچان بولتے ہین- دونون باتین قانون قدرت کے خلاف ہین- انمین فرق ہی کیا ہے؟

مَ: بڑا فرق ہے- اسمین مکانات کہتے ہین اسمین رشی کہتا ہے- مکانات کا مقولہ بلاشبہ زبان حال سے سمجھا جائیگا- رشی کا مقولہ زبان حال سے نہین ہوسکتا- اور جب خلاف فطرت ہے تو ضرور قابل الزام ہے؛

اَ- رشی کے کہنے سے سوامی جی مچان کا بولنا تو تسلیم نہین کراتے- پھر اس مین نقصان کیا ہے؟

مَ- صاحب! یہ نہایت تاریک اصول ہے جس سے اہم مسایلِ مذہبی مین شخصی رائے کا دخل ہوجاتا ہے- اور دخل بھی ایسا کہ اصلی لفظ بتاتے ہین مچان بولتے ہین- اور ہم کہتے ہین مچان والے بولتے ہین"

اَ- آپ رشی کے مرتبہ کو اچھی طرح نہین سمجھے اسلئے یہ احتمالات ذہن مین گزرتے ہین رشی کا ضمیر ایسا روشن ہوتا ہے کہ وہ کہین غلطی نہین کرتا- بلکہ وجدان صحیح سے وید کے اصلی مفہوم کو پالیتا ہے؛

مَ- سوامی جی بھی رشی تھے یا نہین؟-

اَ- ضرور تھے-

مَ- زیر بحث مقولہ سوامی جی کا ہے یا نہین؟-

اَ- بیشک ہے!!

مَ- فقط اسی مقولہ سے دو باتین ثابت ہین ایک یہ کہ رشی لوگون نے ایسی خلاف عقل باتین بھی کہی ہین جیسے مچان بولتے ہین- دوسرے سوامی جی نے ایسے معنے بھی لئے ہین جیسے مچان والے بولتے ہین؛

اَ- اچھا پھر! یہ تو وہی لفظون کا الٹ پھیر ہے محض نزاع لفظی!!

مَ- اس سے میرا مدعا یہ ہے کہ جب ایک رشی ایسی فاش غلطی کرسکتا ہے کہ مچان کو ناطق بتاتا ہے تو دوسرا رشی بھی دوسری قسم کی لغزش کرسکتا ہے- کیونکہ لفظون سے آزاد ہوکر محض اپنے علم وعقل پر معنی قرار دیتا ہے؛

اَ- ایسی بدگمانی تو ہر ایک سیدھی صاف بات مین آپ کرسکتے ہین محض امکانی قرینہ!- بدگمانی کرتا تو مین کہہ سکتا تھا کہ سوامی جی نے یہ اصولِ تحقیق اسلئے قایم کیا ہے کہ میری باتین خلاف علم وعقل ثابت ہون تو بھی رشی پن کی عظمت مین فرق نہ آئے- مگر مین ہرگز یہہ نہین کہتا؛

اَ- آپ علمائے اسلام مین سے کسی کا مقولہ

پیش کر سکتے ہین جس مین ایسے احتمال کی گنجایش نہ ہو۔

آ۔ ہاں! دیکھیے! حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ سنو کہ کیا کہتا ہے؟ نہ دیکھو کہ کون کہتا ہے؟ جسکا صاف مطلب یہ ہے کہ حق کسی کی زبان سے ہو واجب التعمیل ہے۔ اور باطل کوئی کہے قابل تسلیم نہین؛ مگر اسکے خلاف سوامی جی کے قول کا مطلب یہ ہو کہ اگر رشی کہے کہ خدا دس ہین تو سمجھو وہ ایک بتاتا ہے۔ دوسرا بھی بات کہے تو ناستک۔ راچھس۔ ملیکش یا اسُر۔ اسکو دوسرے لفظوں مین یون بھی کہہ سکتے ہین کہ رشی چار خدا بتلاے تو ایک سمجھو اور راچھس ایک بتاے تو چار یا جیسا قائل ہو ویسے قول کے معنے لے لو۔ اور اپنے علم و عقل سے نہ کام لو؛

آ۔ یہ سب کچھ سہی، مگر جب تک اس اصول کا مفید نتیجہ آپ صاف طور سے نہ دکھائین مین ان تمام باتون کو احتمالات و امکانات سے زیادہ نہین سمجھ سکتا؛

م۔ اس سے زیادہ صاف اور مفصل نتیجہ کیا ہوگا کہ جس وید سے ہزارون برس تک دنیا مین بت پرستی ہوتی رہی اُسی سے سوامی جی نے توحید نکال لی؛

آ۔ بت پرستی کے عوض توحید قایم کرنیکو آپ مسلمان ہو کر مضر بتاتے ہین؟۔

م۔ توحید کو نہین مین اس تصرف کو مضر کہتا ہون جس سے بالکل متضاد معنے لئے جاسکتے ہین

آ۔ کیون؟۔ اگر متضاد نہ ہوتے متشابہ معنے ہوتے تو آپ اس تصرف کو مضر نہ سمجھتے۔

م۔ مضر تو اُس وقت بھی ضرور تھا، مگر اس قدر نہین۔

آ۔ اس کمی کی کیا وجہ؟۔

م۔ مجمل عبارتون کے بعض فقرے بے شک مختلف المعنی تو ہوتے ہین۔ مگر ایسا تضاد نہین ہوتا کہ مطلب تو ہو مخمل کے تھان اور سمجھے جائین رتھ کے بیل۔ اور پھر اس کثرت سے اختلاف کہ سوامی جی شاید پچیس فیصدی شرتیون مین بھی علماء سناتن سے متفق نہین ہین۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مترجم نے اپنے علم و عقل کے موافق آنکھ بند کرکے معنے گھڑ لئے ہین۔ یا وہ عبارت اظہار مطلب مین حد درجہ کی ناقص ہے؛

آ۔ تو آپکے نزدیک وید کے معنے سوامی جی نے غلط کئے ہین اور بت پرستی کے حامی ہندو پنڈت راستی پر ہین؟

م۔ بیشک میری ذاتی راے تو یہی ہے۔ یون

آپ کی خاطر سے نہ کہون یہ اَور بات ہے

آ۔ نہین نہین! یہ خیال آپ کا ہرگز صحیح نہین ہے۔ اسکے متعلق کاشی کے پنڈتون کو سوامی جی نے چیلنج دیا تہا۔ مگر تمام پنڈت گریز کر گئے۔

م۔ ایسے بڑے معاملے ان کہانیون پر طے نہین ہو سکتے۔ اگر آپ ان داستانون کو قابل لحاظ سمجہینگے تو فریق مخالف آپ سے چار قدم آگے ملین گے۔

آ۔ فقط کہانیان نہین علمائے محقق نے ثابت کر دیا ہے کہ جن شرتیون کو بت پرستی کے ثبوت مین پیش کیا جاتا ہے اس مفہوم کی ان مین مطلق گنجائش نہین ہے۔

م۔ ہان ہان! جب الفاظ کی پابندی نہ ہو یا اپنے علم و عقل کا اس قدر تصرف جائز ہو تو ہر عبارت سے دلخواہ مطلب نکل سکتا ہے؟

آ۔ آپ سنسکرت نہین جانتے اسلیے اس بحث پر محاکمہ نہین کر سکتے؟

م۔ اسی طرح مجہہ سے ایک پادری نے کہا تہا کہ جب تک کہ گریک نہ پڑہو تو تثلیث کا مسئلہ سمجہ مین نہین آسکتا۔

آ۔ بہلا بے سنسکرت جانے کے وید کے غلط صحیح معنون کا تصفیہ کیونکر ہو سکتا ہے؟

م۔ جس اجمالی طرز سے مین استدلال کرتا ہون اس مین سنسکرت کی کچہہ بہی ضرورت نہین۔

آ۔ یہ کیونکر ممکن ہے؟۔

م۔ اس سے کوئی انکار نہین کر سکتا کہ سوامی جی کے مخالف رائے پنڈتون مین بڑے بڑے جلیل القدر سنسکرت دان پنڈت تہے انکو احمق کہنا اپنی حماقت اور سنسکرت سے جاہل سمجہنا جہالت کی دلیل ہے؟

آ۔ اچہا! آپ کے اس حسن ظن سے ہمارا کچہہ ہرج نہین ہے۔

م۔ جب ایسے متبحر متدین عالم بالاتفاق اور صدیون تک بت پرستی کے حامی رہے تو لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کم از کم وید کے الفاظ مین ان معنون کی گنجایش ضرور ہے۔

آ۔ کیا عالمون سے غلطی نہین ہو سکتی؟۔

م۔ بیشک ہو سکتی ہے۔

آ۔ کیا سو کے مقابلہ مین ایک شخص کا حق پر ہونا ممکن نہین ہے؟

م۔ بالکل ممکن ہے۔

آ۔ پہر صدیون کے اتفاق سے آپ کیا فایدہ اٹہانا چاہتے ہین؟۔

م۔ صرف امکان کافی نہین ہوتا۔ بلکہ معتبر شہادتون سے اس ممکن کا وقوع ثابت ہونا چاہیے۔

آ۔ اگر ایسی شہادت نہ ہو تو آپ اسکو ناممکن کہدینگے۔

م۔ نہین صرف اسکے وقوع کو تسلیم نہ کرینگے مثلاً کوئی کہے کہ گذشتہ پورنماشی کو چاند گرہن ہوا تہا۔ اگرچہ چاند کا گرہن ہونا بالکل ممکن ہے۔ پورنماشی کی ضروری شرط بھی اسکے ساتھ ہے۔ تاہم خاص اس وقت کے لئے وقوع کی شہادت درکار ہے۔ صرف امکان پر تسلیم کرنا سراسر غلط ہوگا۔

آ۔ تو ثبوت کے لئے دو شرطین لازمی ہوئین ایک یہ کہ وہ بات فی نفسہ ممکن ہو۔ دوسرے معتبر شہادت اوسکی نسبت موجود ہو۔

م۔ بیشک! اگر ہمارے آریہ دوست صرف امکانی قرینہ پر عاجلانہ فیصلہ کر لیتے ہین چنانچہ قرآن شریف و انجیل وغیرہ مین جن باتون پر وہ اعتراض نہین کر سکتے کہدیتے ہین کہ وید ان سے پہلی کتاب ہے۔ اس مین سے چن چن کر یہہ عمدہ عمدہ ہدایتین ان کتابون مین درج کر لی گئی ہین۔ حالانکہ یہان ثبوت کی پہلی شرط موجود ہے اور دوسری شرط مفقود۔

آ۔ اچھا تو آپکے نزدیک بھی سینکڑون ہندو پنڈت اکیلے اکیلے سوامی جی کے مقابلہ مین غلطی پر ہو سکتے ہین۔ مگر یہ ثابت نہین کہ واقعی انہون نے غلطی کی ہے؟

م۔ ہان میرا مطلب بھی یہی ہے۔ سوامی جی تو بڑے آدمی تہے۔ میرے آپکے مقابلہ مین سینکڑون کا غلطی کرنا ممکن ہے! مگر صرف امکان سے کچھہ نہین بن سکتا۔

آ۔ مین ثابت کرتا ہون کہ معتبر شہادت بھی اس امکان کے ساتھہ ہے۔ آپ فرمائین معتبر شہادت سے دلیل قطعی فائق ہے یا نہین؟

م۔ مین اس سوال کی علت غائی نہین سمجھتا

آ۔ اگر چند آدمی بحلف بیان کرین کہ ہم نے آدمی کے منہ پر ہاتھی کی سونڈ دیکھی ہے تو آپ ہرگز تسلیم نہ کرینگے کیونکہ دلیل عقلی سے ایسا ہونا محال ہے۔

م۔ بھلا اس بحث کا کیا موقع ہے؟ کیا مین نے یہ کہا ہے کہ شہادت پر محال کو ممکن تسلیم کر لینا چاہیئے۔ مین تو امر ممکن کے لیئے بھی وقوع کی پابند معتبر شہادت ضروری جانتا ہون۔

آ۔ یہ تو مین سمجھہ گیا کہ آپ امکان و شہادت دونون لازمی سمجھتے ہین۔ مگر ان دونون مین وجہ ترجیح قایم کرنیکے لیئے مین پوچھتا ہون کہ اگر نفس الامر دلیل عقلی کے خلاف ہو تو اس وقت شہادت معتبر کا کیا اثر ہوگا؟

م۔ آپ یون سمجھیئے کہ امکان بلے شہادت اور

شہادت بے امکان ایک بات ہو۔ ثبوت کے لیئے بالکل ناکافی۔

آ۔ بس تو ہندو پنڈتوں کی شہادت محال کے واسطہ سمجھنی چاہیئے جو آپ تسلیم کر چکے ہین کہ بے سود ہے۔

م۔ وہ محال فرمائیے کونسا ہے؟

آ۔ وید (ایشوری گیان) مین بت پرستی محال ہے۔

م۔ چہ خوش آپنے اچھا محال چہانٹا۔ بنا خیلاف تو یہی ہے کہ وہ اسکو ممکن بلکہ تقرب الٰہی کا وسیلہ جانتے ہین اور آپ خلاف عقل جہالت وحماقت جانتے ہین؟

آ۔ اُن کے ماننے سے کیا بحث ہے فیصلہ کرنے والے کو اپنے علم سے کام لینا چاہیئے۔

م۔ میرا علم اس مین کیا مفید ہو سکتا ہے۔ جبکہ مین نے وید کو کلام الٰہی فرض نہین کیا ہے۔ اور آپ کے محال کی بناء ہی اسپر ہے کہ وید کو کلام الٰہی مان لیا گیا ہو؟

آ۔ فریقین وید کو ایشوری گیان تسلیم کرتے ہین اور جج کو اپنے علم سے روئداد کا پابند ہو کر فیصلہ دیدینا چاہیئے۔

م۔ یہ بالکل درست ہے۔ مگر ایسے فیصلون کا حقیقت کے موافق ہونا ضرور نہین ہوتا۔

آ۔ کچھہ ہو آپ اپنے علم سے فیصلہ کرین کہ جو شخص وید کو ایشوری گیان تسلیم کرتا ہے اوسکا وید مین بت پرستی سمجھنا غلط ہے یا صحیح؟

م۔ میرے نزدیک کلام الٰہی مین شرک کی تعلیم فاش غلطی ہے۔ لیکن اگر لغت سے گرامر سے منطق سے کسی عبارت کا مفہوم یہی نکلتا ہو تو آزادی و ایمانداری کا فیصلہ یہ ہوگا کہ وہ عبارت کلام الٰہی نہین ہے نہ یہ کہ اسکے معنے کہینچ تان کر درست کیئے جائین۔

آ۔ آپ ایک پہلودار فیصلہ دیتے ہین۔ فریقین جب وید کو ایشوری گیان مانتے ہین اور آپکے نزدیک ایشوری گیان یا کلام الٰہی مین شرک کی تعلیم محال ہے تو صاف لفظون مین کہنا چاہیئے کہ ہندو پنڈت خطا پر ہین؟

م۔ نہین باحقیقت الامر کو روشنی مین لانے کے لیئے ایک محتاط ثالث کو دو احتمال ہونے چاہیئین۔ اول یہ کہ ہندو پنڈتون نے وید کو کلام الٰہی تسلیم کرنے مین غلطی کی ہو۔ دوم یہہ کہ سوامی جی نے معنون مین تصرف کر کے وید کو اس اعتراض سے بچایا ہو۔

آ۔ یہ تو فیصلہ نہین ہے؟ دو امر تنقیح طلب ہین ان مین بہی یہ آپ کی زیادتی ہے کہ سوامی جی کی نسبت ہی بدگمانی کیئے جاتے ہین۔ باوجودیکہ ان کے معنے علم و عقل کے موافق ہین۔

م۔ بندہ پرور! میری آزادانہ رائے پر صاف لفظون مین بدگمانی کا فتوے دینا خود آپ کی بدگمانی ہے۔ مین یقین دلانیکے لیئے کافی لفظ نہین پاتا ورنہ بتاتا کہ میرے ضمیر مین سوامی جی کی عظمت آپسے کم نہین ہے گو دوسری طرح پر ہو لیکن اسکو میرا کانشنس بددیانتی جانتا ہے۔ کہ سوامی جی ایسا تصرف جایز سمجھین تو بھی تاویل کا الزام ہندو پنڈتون کو ہی دون۔

آ۔ سوامی جی کے معنون کا قرین عقل ہونا آپکی نظر مین کچھہ قابل لحاظ نہین ہے؟۔

م۔ ہان! جب امر تنقیح طلب یہ ہے کہ فلان شرتی کے صحیح معنے کیا ہین تو محض قرین عقل ہونا صحت کی دلیل نہین ہوسکتا۔

آ۔ یہ تو آپنے کمال کیا۔ پھر حق و باطل کی معیار کیا ہوگی۔؟

م۔ دیکھیے سعدی کہتے ہین ـــ علم چون شمع باید گداختن کہ معنے ایک شخص بتاتا ہے۔ طالب علم رات کو شمع کے آگے پڑھا کرتے ہین۔ کیا یہ معنے صحیح ہین۔ حالانکہ خلاف عقل نہین۔ طالب علم کا رات کو شمع کے آگے پڑھنا معمولی بات ہے۔

آ۔ لاحول ولاقوۃ۔ اکیا سوامی جی نے ایسے معنے کیئے ہین؟

م۔ نہین نہین۔ سوامی جی نے ہرگز ایسے معنے نہین کیئے۔ نہ میرا یہ مطلب۔ مین نے تو صرف یہ دکھایا ہے کہ عقل کے موافق ہونا معنے کی صحت کی دلیل نہین ہوسکتا۔

آ۔ اجی حضرت! ان کے معنے سنسکرت کی لغت۔ منطق۔ گرامر سب پر ٹھیک اترتے ہین اور پھر عقل کے موافق ہون۔

م۔ یہ بھی کافی نہین؛ بوستان کا ایک مصرعہ ہے۔ ـــ خداوند خرمن زیان میکند مین اسکے معنے یہ کہتا ہون کہ گدہے مالک کو نقصان کرتا ہے؛ آپ فرمائیے اسپر لغت گرامر کی رو سے کیا اعتراض ہے۔ اور عقل کے کیونکر خلاف ہے؟۔

آ۔ مین زیان کے معنے میرا نقصان کیونکر ہوگئے ہین؟۔

م۔ یہہ آپ نے کیا بات کہی؟ فک اضافت بترکیب تعظیمی فارسی مین کثرت سے آتی ہے جیسے ـــ جہان دادرا بادشاہی تراست!۔ جہان داورا اصل مین داور جہان کا کام دیتا ہے اسی طرح من زیان بھی زیان من کی جگہہ سمجھیے۔

آ۔ لغت اور گرامر کے علاوہ سیاق کلام کو بھی تو دیکھنا چاہیئے۔

م۔ ہان! بیشک! اصل بات آپنے اب فرمائی ہے۔

کوئی صاحب علم لغت وگریمر کے خلاف کبھی
معنی نہین کیا کرتا۔ اختلاف کی بڑی قوی وجہ
ہمیشہ سیاق کلام ہوتی ہے جو بالکل
ایک ذہنی بات ہے۔

آ۔ کیا اسکے لئے کوئی قاعدہ ہی نہین ہے؟

م۔ مین تو جانتا ہون ریاضی وطبعیات کیطرح
اسکے سقم وصحت کے بھی روشن دلائل ہوتے تو قانون
مین یہ مباحثے پیدا نہ ہوا کرتے۔ اور قانون پیشہ
اصحاب ہائی کورٹون اور چیف کورٹون کے فیصلون
کے اس قدر محتاج نہ ہوتے۔ کسی بڑے وکیل کا
کمرہ جاکر دیکھئے انڈین لا رپورٹس کی سینکڑون
جلدین انیوٹن کی طرح چنی ہوئی پاؤگے پھر طرہ
یہ ہے کہ ان فیصلون مین بھی صدہا اختلاف
موجود ہین؛

آ۔ وکیلون کے بحث مباحثہ کی نہ کہئے وہ تو بیچارے
اپنے محنتانہ کے لئے کج بحثی کیا کرتے ہین
ورنہ منطق سے بڑی غرض یہی ہے کہ دلیل سے
نتیجہ نکالنے مین ذہن خطا نہ کرے؛

م۔ یہی منطق جسکو آپ آلہ صداقت فرماتے ہین
کج بحثی مین جان ڈالدیتی ہے۔ ورنہ نیک نیت
عدالتین کیونکر صریح دہوکا کہا سکتی ہین؟ -

آ۔ بیشک سیاق کلام کا ہی کرشمہ ہے کہ اس قدر
فیصلون کی ضرورت پیدا ہوگئی۔ ورنہ قانون
کی اصل عبارت تو سب کی آنکھون کے سامنے
ہے اور بحث لغت وگریمر مین کبھی کوئی بحث
پیدا نہین ہوتی۔

ہم۔ بھلا جب فقط سیاق کلام ہی پہ کچھ ہوجاتا
ہے تو سوامی جی سے فاضل تصرف وتحریف کو
جائز رکھکر سنسکرت سی وسیع زبان مین کیا کچھ
نہین کر سکتے ؟-

آ۔ مگر یہ مین پھر کہونگا کہ سوامی جی نے جو کچھ
لکھا ہے بے سند نہین لکھا بلکہ ایک ایک لفظ
پہ پچھلے رشی ومنی لوگون کے حوالے دیئے ہین۔

م۔ وہ حوالے سب لغت وگریمر کے متعلق ہین
سیاق مین انکا کچھ اثر نہین؛ جو معنی ایک
شرتی مین کسی لفظ کے سوامی جی نے لئے ہین
بے شبہ وہی معنے دوسرے موقعون پر علمائے
قدیم نے بھی لئے ہین۔ مگر اسی شرتی مین ہر لفظ
کے یہی معنے اُن لوگون نے نہین لئے؛ ورنہ
کل معنون مین فرق پڑنا ممکن نہ تھا۔ اور اگر اس
طرح ہر شرتی کے معنے ومطلب سوامی جی نے وہی
لکھے ہین جو پہلے سب لکھ چکے ہین۔ تو ان کی
وجہ عظمت ولائقیت وشہرت کیا ہے۔ اتنا اختلاف ہی
کیون ہے؟-

آ۔ اسمین شبہ نہین ہو سکتا کہ سوامی جی بڑے
عالم، فاضل، کامل شخص تھے۔ لیکن جب سیاق

کلام محض ذہنی بات ہے اور وہ شخصی رائے کا
فیصلہ ہوتا ہے۔ تو آپ بھی قابل اطمینان
طور سے کیونکر کہہ سکتے ہین کہ ہندو پنڈت
حق پر ہین اور سوامی جی غلطی پر۔
م۔ آپنے بڑی دقیق نظر سے اس پہلو کو
جانچا۔ بیشک ایسی قطعی دلیل سے جیسے دو
اور تین پانچ نہ سوامی جی کی غلطی دکہائی جا سکتی
ہے نہ ہندو پنڈتون کی۔ مگر قیاس غالب
یہ ہے کہ جب ہندو پنڈت وید مین بت پرستی
کا ہونا صفات الٰہی کے منافی نہین جانتے تو
معنے مین ان کو ایسے تصرف کی ضرورت نہ تھی
مگر سوامی جی تصرف کو جائز اور وید مین بُت
پرستی محال جانتے ہین۔ اسلئے غالباً انہون
نے اپنی عقل اپنے محدود علم اپنے کمال سنسکرت
سے دلخواہ بنا لئے۔
آ۔ آپ کے ہی اصول کے موافق یہ ثبوت
کی پہلی شرط ہے جو بغیر شہادتِ معتبر کے
بیکار ہے۔ آپ کو یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ
واقعی سوامی جی نے اپنے علم و عقل سے معنے
بنا لئے ہین۔
م۔ سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش مین لکھا
ہے کہ زچہ چھٹی کے بعد بچہ کو انا کے حوالے کردے
آ۔ وید و شاستر کا منشا یہی ہے۔ سوامی جی
نے کیا اپنی طرف سے لکھدیا ہے۔
م۔ میرے نزدیک غالباً اپنی طرف سے لکھدیا ہے
آ۔ کیون؟ بے دلیل؟
م۔ وید و شاستر یوروپین سوسائٹی کے
مقلد نہین ہو سکتے اور انا سے دودھ پلوانا
محض انگریزون کی تقلید ہے۔
آ۔ وید و شاستر یوروپین سوسائٹی کے مقلد
نہین بلکہ خود یوروپین سوسائٹی بڑے غور
و فکر کے بعد ویدک مسائل کی پیروی کرتی
جاتی ہے۔
م۔ مگر یہان تو معاملہ برعکس ہے۔ یوروپ کے
لوگ غور و فکر کے بعد سمجھہ گئے ہین کہ یہ خلاف
فطرت محض امارت اور عشرت پرستی کی شان ہے
ورنہ دراصل زچہ اور بچہ دونون کے لئے نہایت
مضر ہے۔
آ۔ انگریزون مین تو اب تک انا رکھنے کا رواج
برابر چلا آتا ہے۔
م۔ چلا آتا ہے۔ مین یوروپین ڈاکٹرون کی
رائین آپ کو دکہلا سکتا ہون۔ اور یون بھی
آپ سمجھہ سکتے ہین کہ بچہ کے پیدا ہوتے ہی
مان کی چھاتیون سے دودھ کی سوتین جاری
ہونا اور دوسرے دودھ سے بچون کی تعداد
اموات مین نمایان بیشی نظر آنے سے قدرت

کا منشا ظاہر ہے۔

آ۔ تو دانایان فرنگ ایسے بیوقوف ہین کہ اتنی بات بہی نہین سمجہتے؟

م۔ وہ تو بیوقوف نہین ہین کیونکہ سمجہ گئے اور خلاف ہو گئے۔ بیوقوف تو ہم لوگ ہین کہ انکو قدرت کی معیار سمجہہ لیا ہے؟

آ۔ کیا وید و شاستر کا یہ مسئلہ خلاف فطرت کہنا چاہئیے؟

م۔ ضرور بشرطیکہ سوامی جی کا تصرف نہ ہو۔ جو فعل صریحاً قانون قدرت کے خلاف ہے یورپ کے رواج اور وید کے نام سے درست نہین مانا جا سکتا۔

آ۔ بات تو انصاف کی یہی ہے مگر سوامی جی اپنی طرف سے تو ہرگز نہین لکہہ سکتے۔

م۔ اچہا تو وید و شاستر ہین خلاف فطرت طریقون کی تعلیم ماننی پڑے گی۔ اور اس سے زیادہ نادانون کی دوستی کیا ہوگی کہ وید و شاستر پر الزام آ جائے مگر سوامی جی کی نسبت بدظنی جایز نہ رکہی جائے۔

آ۔ یہ صحیح ہے کہ وید و شاستر کے ہی باعث ہم لوگ سوامی جی کی عزت کرتے ہین۔ مگر ایسے بزرگ متدین آدمی کی نسبت کیونکر ایسی بدنیتی کا یقین ہو سکتا ہے جس نے اپنا تن من دھن سب دہرم کے لئے وقف کر دیا ہو۔

م۔ یہ آپنے کیا فرمایا کسی مذہب کے واجب التعظیم بزرگ پر بددیانتی کا گمان کرنا میرے نزدیک ایک ناپاک کانشنس کا کام ہے۔ سوامی جی نے بددیانتی ہرگز نہین کی۔

آ۔ بہلا پہر کیا وجہ ہو سکتی ہے؟

م۔ فقط بشریت! سوامی جی عالم فاضل سہی۔ نیک نیت اور دیندار سہی لیکن پہر بشر ہی تہے۔ خطا سے کسی طرح پاک نہین ہو سکتے۔ محض حمایت دین کی خاطر جہان انہون نے ایسے کام کئے جو انہی کا حصہ تہے بعض ایسی لغزشین بہی ان سے ہوئین جو حقیقت کے خلاف کوری حمایت ہی حمایت ہے۔

آ۔ اس حساب سے تو سوامی جی نے وید و شاستر کی تفسیر مین اور بہی بہت سی غلطیان کی ہونگی۔

م۔ ہان بیشک! سوائے ان لوگون کے جو ضرورت سے زیادہ انکے مقلد ہین۔ انکار کون کر سکتا ہے۔

آ۔ کوئی اور بات فرمائیے جو اسی طرح سرسری نظر سے غلط ثابت ہو سکتی ہو۔

م۔ تری وشٹپ وہ تبت کا نام بتاتے ہین۔ اگنی کے وہ کئی معنے لیتے ہین اور یہ ایسی فاش غلطیان ہین جن کے لئے کسی عالمانہ کوشش اور فلسفیانہ کاوش کی ضرورت نہین۔

آ۔ آپ اسکو فاش غلطی کہتے ہین اور مجہے ان اعتراضون پر بیساختہ ہنسی آتی ہے۔

م - ایسا ہونا چاہئیے - کیونکہ یہ باتین عرصہ دراز سے آپ کے دل مین سمائی ہوئی ہین - عقل و انصاف سے کام لیکر ٹھنڈے دل کے ساتھ غور کیجیے گا تو ماننا پڑے گا کہ سوامی جی کے دماغ مین سنسکرت کی فضیلت اور جوش حمایت کے سوا کچھہ بہی نہ تہا -

ا - کیا تری وشٹپ کا بگڑ کر تبت نہین بن سکتا؟

م - یہ نہین بن سکتا تو سوال ہی بے سود ہے - فلولوجی سے جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ تری وشٹپ سے تبت اس طرح بتدریج تلفظ بدل کر بنگیا ہے یہ ایک پھبتی کا سا خیال ہوگا -

ا - اول تو دونون لفظون کی شان سے ایسی تبدیلی کا امکان معلوم ہوتا ہے - دوسری دلیل سے ثابت ہے کہ تبت کے سوا وید کہین نہین اُتر سکتے - اسلئے لازمی نتیجہ ہوا کہ تری وشٹپ ضرور تبت کا ہی نام ہے -

م - یہ کیونکر ثابت ہے کہ وید تبت مین اُترے؟

ا - وید کہ آغاز آفرینش مین انسان نے اپنے ساتھہ پایا ہے -

م - اچھا پھر آغاز آفرینش کو تبت سے کیا خصوصیت ہے -

ا - یہ آپ کو معلوم ہے کہ آفرینش سے پہلے تمام کرۂ ارض پر پانی محیط تہا - رفتہ رفتہ خشکی نمودار ہوئی ہے - اور ظاہر ہے پہلے وہی مقام نمودار ہوگا جو کرہ پر سب سے بلند ہے -

م - بالکل درست ہے - اس مین کچھہ کلام نہین -

ا - چونکہ تبت دنیا مین سب سے بلند مقام ہے وہی خشکی مین اوّل ظاہر ہوا - وہین پہلے انسانی آبادی ہوئی - اور وید کا پرکاش ہوا -

م - تعجب ہے کہ آپ اس زمانہ کے تعلیم یافتہ ہوکر سوامی جی کیطرح ایسی غلطی کرتے ہین -

ا - کیا غلطی! کیا تبت سب سے بلند مقام نہین ہے؟

م - آجکل اپر پرائمری کا طالب علم بہی یہ بات جانتا ہے کہ دنیا مین سب سے بلند مقام شہر پسکو واقعہ ملک پیرو برّاعظم امریکہ مین ہے - اور اس دلیل کے موافق پسکو مین وید کا پرکاش ہونا چاہئیے تہا - مگر سوامی جی کے کان تک پسکو کا لفظ نہین پہونچا تہا - ورنہ وید مین بہی کوئی پسکو کا قریب المخرج لفظ تلاش کرتے - انکی جغرافیہ دانی لاسہ اور لنکا کی حدود مین محدود تہی - اسلئے تری وشٹپ کا تبت قرار دے لیا -

ا - اس سے آپ یہ نتیجہ نکالین گے کہ یا وید تبت مین نازل نہین ہوئے - یا ابتدائے عالم مین انکا پرکاش نہین ہوا -

م - مین کیا نکالون گا - نتیجہ صاف ہے - اسیطرح اگنی کے متعدد معنے لینا خود انکی دلیل کے خلاف ہے -

م۔ کس دلیل کے خلاف ہے ؟ ؎

آ۔ سوامی جی یہ مانتے ہین ؛ کہ سنسکرت سب کے لئے یکسان ممکن الحصول ہے۔ اسلیئے کہ وہ اور زبانون کی طرح انسانی ترقی کے ساتھہ مدت مدید میں مرتب نہین ہوئی ہے۔ بلکہ آغاز خلقت مین مکمل وید نازل ہو گئے ہین، جو خاص علم الٰہی مین محفوظ تھے ؛

آ۔ پھر اگنی وغیرہ الفاظ کے مختلف معنی لینا اسکے خلاف کیونکر ہوا ؟

م۔ ایسی اچھوتی زبان مین وہ تمام خوبیان ضرور ہونی چاہئین جو عقل انسانی تجویز کر سکتی ہے۔ اور یہہ عقل کا فیصلہ ہے کہ کامل زبان مین ہر لفظ کے علیحدہ معنے اور ہر معنے کے لئے علیحدہ لفظ ہونا لازم ہے۔ اگر ایک لفظ کے چند معنے یا ایک معنے کے لئے متعدد الفاظ ہون تو یہ نقص ہوگا ؎

آ۔ کیون نقص کی کیا بات ہے ؟ ؎

م۔ یہی کہ اُس وصف کے خلاف ہے اور خدا کا ضعف اس مین لازم آتا ہے ؛ ایک لفظ کے چند معنے ہونا الفاظ کی کمی کی یقینی دلیل ہے ؛

آ۔ جو آسمانی کتابین دنیا مین مشہور ہین ان مین سب مین یہ نقص موجود ہے ؎

م۔ انکا یہ دعوےٰ کب ہے کہ یہ زبان انسانی نہین ہے۔ بلکہ وہ بصراحت تسلیم کرتی ہین کہ خدا نے اپنی رحمت سے وقتاً فوقتاً اس قوم کی مروجہ زبان مین کلام کیا ہے جسکی ہدایت کی دنیا مین اس وقت زیادہ ضرورت تھی ؛ اور کسی انسانی زبان مین ترادف و تشابہ کا نقص نقص نہین کہلاتا۔ کیونکہ انسان کا ضعف فطرت اسکا مقتضی ہے ؛

آ۔ تو آپ کا مطلب یہ ہے کہ صرف وید مین یہہ بات نقص سمجھی جانی چاہیئے ؎

م۔ ہان ! اگر وید آغاز عالم کے ساتھہ مانا جاوے اور وہ اس کامل زبان مین تسلیم کیا جاوے جسکو انسانی دستبرد نے مس نہین کیا۔ تو بیشک نقص پیدا ہو جائے گا ؛

آ۔ آپ کے خیالات مین نہایت آزادی و اعتدال پایا جاتا ہے اور جس ہمدردی و دل سوزی سے آپ نے میرے خیالات کی تنقید فرمائی ہے مین اسکا مشکور ہون۔ آپ معاف فرماوین گے کہ مین نے آپ کا قیمتی وقت ضایع کیا ۔

تمام شد

اشاعت اسلام پر نواب محسن الملک کا لکچر - ۴ر
طلب صادق حقائق معرفت بطرز ناول - عہ ر
الصدیق رضہ - عہ ر - المرتضیٰ رضہ - عہ ر
تفسیر سر سید - جلد اول - .. عاسہ
شہادت القرآن ۴ر
نور القرآن ۳ر
سیرۃ المصطفیٰ ۱۲ر
مکاشفات ربانی - اصلی ۸ر .. رعایتی ۴ر
تفسیر جلالین چھاپہ ٹائپ وکاغذ مصری ہر دو جلد عہ
روح الاسلام ترجمہ احادیث خیر الانام
علیہ الصلوٰۃ والسلام - اصلی ۸ر - رعایتی ۸ر

مولوی معنوی سوانح عمری حضرت مولانا روم ... ۴ر
چہل حدیث - مع ترجمہ بامحاورہ وشرح اردو
ومسائل ضروریہ متعلقہ حدیث ۳ر
علم الاولین - ہر کام کی ابتدا کرنے والون کا
حال بطرز سوال وجواب ۲ر
میراث المسلمین علم الفرائض یعنی تقسیم ترکہ
کے مسائل سلیس اردو مین ۲ر
لیڈی ڈاکٹر اردو .. ... عہ
تاریخ جہان نما - از آدمؑ تا ایندم ۱ر
تاریخ بغداد ۲ر
عربی بول چال حصہ اول ۸ر - دوم ۸ر

ضروری گزارش

کتب مندرجہ بالا کے علاوہ کتب درسیہ - سرکاری - کتب عربیہ اسلامیہ - کتب طب - مشاہیر اور بزرگان دین وصوفیائے کرام کی سوانحعمریان - کتب تصوف - ہر قسم کے قرآن شریف - کتب حدیث وتفسیر وفقہ - ہر قسم کی مشہور وضروری کتب - نوٹ پیپر - کاپیان - پاکٹ بکین - جنتریان - ڈائریان وغیرہ بھی ہماری دوکان سے مل سکتی ہین - اس اشتہار مین بنظر اختصار صرف علمی مذاق کی بعض کتابین دی گئی ہین -

مشہور سرمہ مقوی البصر بھی رفیق ایجنسی سے مل سکتا ہے - قیمت فی شیشی یکتولہ ۸ر دو تولہ ۴ر - ۳ تولہ عہ - ۴ تولہ ۱ر - ۵ تولہ - عاسہ

فینسی کارڈ - یک رنگے - دو رنگے - سادے اور تصاویر وپھول بیل بوٹے دار - دو رنگے ہر سینکڑہ یکنگو ۲ر سینکڑہ

المشتہر
خاکسار احمد حسین فرید آبادی منیجر رفیق بک ایجنسی ہال بازار امرتسر

کتبخانہ وقف منصبیہ میرٹھ